جملۂ پرسشی

پرسش تاکیدی ـ حذف

جملۂ پرسشی غالباً محتاج جواب ہوتا ہے۔ یعنی جو کوئی اس جملہ کو ادا کرتا ہے، وہ منتظر ہوتا ہے کہ اسکا شنونده اسکو کوئی جواب دے:۔

کجا می روی ؟ ۔ به خانه می روم۔

چه می خوانی ؟۔ شاہنامه می خوانم۔

از بیژن چه خبر داری ؟ به اصفهان رفته است۔

لیکن گاہے گوینده کا مقصد جواب پوچھنا نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ جملۂ کا جواب خود جانتا ہے۔ سوال کی صورت میں جملہ بیان کرنے سے اسکا مقصود یہ ہوتا ہے کہ اسکے معنی و مطلب کو واضح تر اور بیشتر تاکید کے ساتھ شنونده کے ذہن نشیں کر دے۔

اس شعر میں:

گر من آلوده دامنم چه زیان ؟
همه عالم گواه عصمت اوست

"چه زیان" کا مطلب یہاں "کیا گناہ ؟" نہیں ہوگا بلکہ اسکے معنی "زیان ندارد" ہے۔

کلمات "مگر" اور "ہیچ" جو کہ جملہ پرسشی کے شروع میں آتے ہیں انمیں جملہ کی شکل تو سوالیہ ہوتی ہے مگر گوینده کا مقصد "جواب" بیان کرنا ہوتا ہے اور اسمیں تاکید بھی ہوتی ہے۔

مگر نمی بینی ؟ یعنی (البتّه) می بینی۔

مگر آدمی نبودی ؟ یعنی (یقین است که) آدمی بودی۔

مگر فقیرم ؟ یعنی (همه می دانند که) فقیر نیستم۔

ہیچ خبر داری ؟ یعنی (بی شک) خبر نداری۔

ہیچ از خدا نمی ترسی ؟ (البتّه) می ترسی یا (البتّه) باید بترسی۔

ایسے سوالیہ جملے جنمیں گوینده۔ سننے والے کے جواب کا منتظر نہیں ہوتا بلکہ یہ چاہتا ہے

که اپنے منشاء و مقصد کو به تاکید شنونده تک پہنچادے ، اس جمله کو- پرسش تاکیدی- کہتے ہیں .

ان پرسشی جملوں کی مکمل صورت اس طرح ہے .

١. دیروز ساعت پنج (باکه) به کتابخانه رفتی ؟

جمله پرسشی غالباً جواب کی احتیاج رکھتا ہے .
ہر گاه گوینده اور شنونده کے نزدیک جواب آشکار ہو تو گوینده کا مقصد جواب دریافت کرنا نہیں ہوتا بلکه اسکا مقصد تاکید مفہومی ہوتا ہے که جواب میں یه کہا جاسکتا ہے .
اس طرح کے جملوں کو -پرسش تاکیدی- کہتے ہیں .

پرسشی جملے جو که گفتگو میں ضمناً آ جاتے ہیں غالبا وه محذوف اقسام کے دائرے میں آتے ہیں . اس قسم کے جملوں میں جو بات بیان کی جاتی ہے وه گوینده کے خیال میں محتاج توضیح و تصریح ہوتی ہے :

١. دیروز ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتم .
- باکه ؟
٢. دیروز ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتم .
- کی ؟
٣. دیروز ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتم .
. به کجا ؟
٤. دیروز ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتم .
. چه ساعتی ؟

٢. (چه روزی) ساعت پنج باحسن به کتابخانه رفتی ؟
٣. دیروز ساعت پنج باحسن (به کجا) رفتی ؟
٤. دیروز (چه ساعتی) باحسن به کتابخانه رفتی ؟

چنانچه تمام کلمات و عبارات پرسشی اس جمله کی جانشین شمار کی جاتی ہیں که جسکے دیگر اجزاء و اقسام به سبب وجود قرینه حذف کردئے گئے ہیں . جب ایسا قرینه ہوتا ہے تو اس لحاظ سے که شنونده یا خواننده اُن کلمات کو خود پیدا کرلیگا جنکا ذکر نہیں کیا گیا — تو جمله میں انکو بیان کرنے کی احتیاج نہی ہوتی :

یه اشعار معروف شاعر -فرخی سیستانی- کے قصیده سے ماخوذ ہیں ان پر غور کیجئے :

چوں زرشدند رزان .
از چه ؟ از نہیب خزان .
به کینه گشت خزان .
باکه ؟ باستاک رزان .
ہواگست . گست از چه ؟
بر گست ازابر .
زچیست ابر ؟ ندانی تو ؟
از بخار و دخان .
گزنده گشت . چه چیز ؟
آب . چون چه ؟ چون کژدم .
خلنده گشت ہمی باد .
چون چه ؟ چون پیکان .

اگر مذکوره بالا اشعار کو کامل جملوں کی شکل میں پڑھنا چاہیں تو انکی صورت اس طرح ہوگی . بالفاظ دیگران اشعار میں جو چیزیں بیان نہیں کی گئیں اور خواننده از روی قرینه انکو پیدا کر سکتا ہے — وه مندرجه ذیل ہیں :

- رزان چو زر شدند .
- از چه(رزان چو زر شدند ؟)
— (رزان) از نہیب خزان (چو زر شدند)
- خزان به کینه گشت .
- (خزان) باکه (به کینه گشت) ؟
- (خزان) باستاک رزان (به کینه گشت)
- ہوا گست .
- (ہوا) از چه (گست) ؟
- (ہوا) ازابر برگست .

(باقی صفحہ ۲۳ پر)